بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa & Scientific Research Council

Board Of Heirs Of The Prophets

لجنة الإفتاء والبحث العلمي

هيئة ورثة الأنبياء

Qur'aan College & Islamic Training Institute

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

التاريخ: ۲۰۲٤-۲-٦

الرقم: ۱

عقیدہ و منہج سے متعلق علمائے اہلِ حدیث کا متفقہ اعلامیہ

مسلکِ اہلِ حدیث وسطیت اور میانہ روی کا حسین مظہر ہے جو ہر طرح کی انتہا پسندی اور تساہل پسندی سے کوسوں دور ہے، جس طرح کہ اسلام تمام ادیان و مذاہب کے مابین افراط و تفریط سے پاک ایک معتدل و متوسط دین ہے۔ یہی بعینہ سلفی منہج ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾ [البقرة: ۱٤۳]

”اور اسی طرح ہم نے تمھیں اُمتِ وسط بنایا، تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں۔“

ہمارے لیے میانہ روی اور اعتدال پسندی کا حقیقی معیار صرف قرآن و سنت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج ہے۔ اعتدال پسندی کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ لوگوں کی پسند ناپسند کے مطابق ”بیچ کا راستہ“ اختیار کیا جائے، بلکہ اعتدال اور وسطیت کا معیار قرآن و سنت اور ان کی توضیح و تنفیذ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منہج و مسلک ہے۔ اس لیے ہر وہ راستہ اور موقف مبنی بر اعتدال ہے جو ان سے پایۂ ثبوت کو پہنچتا ہے اور جو موقف و رائے ان سے متصادم ہو وہ غیر متوازن اور اعتدال سے خارج ہے۔ یہی اہل السنہ والحدیث کا اتفاقی موقف اور معیار ہے۔

حالیہ دنوں میں عالمی حالات اور ملکی صورتحال کے پیشِ نظر ہمارے ہاں کچھ ایسے مظاہر اور رویے دیکھنے کو ملے ہیں جو مسلکِ اہلِ حدیث کی وسطیت جیسے اساسی اور حسین مظہر کے منافی ہیں، اس لیے علمائے اہلِ حدیث کا یہ نمایندہ اجتماع فکری انتشار سے بچاؤ کی خاطر ان امور کے متعلق چند بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے، تاکہ عوام و خواص کے سامنے راہِ حق واضح کی جا سکے اور اس کی پابندی سے باہم مخاصمت و مجادلہ کا خاتمہ ممکن ہو:

❶ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت و عدالت پر قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ شاہد عدل ہیں۔ ان نفوسِ قدسیہ کی ناموس ہمارے ایمان کا مرکز و محور ہے؛ لہٰذا جو شخص بھی کسی ایک صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن و تبرا کرتا ہے یا ان کی شان میں ادنیٰ سی تنقیص کا مرتکب ہوتا ہے، ہم اس سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بغض رکھنے کو ایمان کا لازمی تقاضا سمجھتے ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ کا قول ہے: ”وَنُحِبُّ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا نُفْرِطُ فِي حُبِّ أَحَدٍ مِنهُمْ وَلَا نَتَبَرَّأُ مِن أَحَدٍ مِنهُم وَنُبْغِضُ مَن يُبغِضُهُم وَبِغَيرِ الْخَيرِ يَذكُرُهُم وَلَا نَذكُرُهُم إِلَّا بِخَيرٍ وَحُبُّهُم دِينٌ وَإِيمَانٌ وَإِحسَانٌ وَبُغضُهُم كُفرٌ وَنِفَاقٌ وَطُغْيَانٌ“ "ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے (تمام) صحابہ سے محبت کرتے ہیں، اور ہم ان میں سے کسی ایک کی محبت میں بھی غلو نہیں کرتے، اور نہ ہی ان میں سے کسی سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم ہر اس شخص سے بغض رکھتے ہیں جو صحابہ سے بغض رکھتا ہے اور جو خیر کے علاوہ کسی اور طرح ان کا تذکرہ کرتا ہے۔ ہم صحابہ کا ذکر ہمیشہ خیر و بھلائی ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی محبت ”دین، ایمان اور احسان“ ہے، جبکہ ان سے بغض رکھنا ”کفر، نفاق اور سرکشی“ ہے۔"

التاریخ ٢٦-١٢-٢٠٢٤ الرقم ٢

عصرِ حاضر کے سیاسی جبر یا وقتی مصلحتوں سے مرعوب ہو کر ان ''روافض'' کے لیے نرم گوشہ پیدا کرنا، اتحادِ امت کے نام پر ان کی تکریم و تعظیم اجاگر کرنا، ان کی مجالس کو مداہنت کے ساتھ رونق بخشنا اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا، موت وحیات میں کسی طرح بھی ان جیسا بننے والا کوئی ایسا رویہ ظاہر کرنا جس سے دشمنانِ صحابہ کی ادنی درجہ میں تحسین وتشابہ اور عرب دشمنی عیاں ہو، درحقیقت دین ومسلک کی اساس پر ضرب لگانے والے دشمنوں کی سہولت کاری اور باطل کی ترویج کے مترادف ہے جس کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں۔

❷ روافض کا اہل السنہ والحدیث سے اختلاف اصولی اور اعتقادی ہے۔ کیونکہ معاذ اللہ جو گروہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تبرا کرے اور ان کے ایمان ہی کو تسلیم نہ کرے، امہات المومنین بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرے اور ان پر الزام تراشی کرے، قرآن مجید میں تحریف کا معتقد ہو اور ایسے ہی دیگر کفریہ عقائد کا حامل ہو جو فرقۂ اثنا عشریہ کے بنیادی عقائد ہیں، ایسے گروہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص کی موت کو شہادت قرار دینا، اس کے لیے علانیہ دعا وتعزیت کی مجالس میں جانا اور جنازوں کا اہتمام کرنا، اس جیسی موت مانگنا، نیز اس گروہ سے اختلاف کو مسلمانوں کے باہم فقہی اختلاف کی مانند کہنا، یہ سارے رویے قطعاً غلط، مسلکِ سلف کے مخالف اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے یکسر منافی ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ دشمنانِ صحابہ روافض کے بارے لکھتے ہیں: "مَا أُبَالِي صَلَّيْتُ خَلْفَ الْجَهْمِيِّ وَالرَّافِضِيِّ أَمْ صَلَّيْتُ خَلْفَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَلَا يُسَلَّمُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُعَادُونَ أَيْ يُزَارُونَ وَلَا يُنَاكَحُونَ وَلَا يُشْهَدُونَ وَلَا تُؤْكَلُ ذَبَائِحُهُمْ" "مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں (یعنی میرے نزدیک یہ برابر ہے) کہ میں کسی جہمی یا رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا کسی یہودی اور عیسائی کے پیچھے (ان سے اس قدر برات ہونی چاہیے کہ) نہ انہیں سلام کیا جائے، نہ ان کی بیمار پرسی کی جائے، نہ ان سے نکاح کا رشتہ قائم کیا جائے، نہ ان کی گواہی قبول کی جائے اور نہ ہی ان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور کھایا جائے۔" (خلق أفعال العباد، ص: 35)

ایک طرف تو مداہنت پر مبنی ہمارے بعض لوگوں کے یہ افسوس ناک رویے ہیں جبکہ دوسری طرف رافضی راہنماؤں کی دریدہ دہنی کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے ایرانی لیڈر کی موت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تشبیہ دے کر علانیہ اہانتِ صحابہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور مداہنت پرست عاقبت نا اندیشوں کو اس کی کھل کر مذمت کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ ہم ایسے طرزِ عمل کی نہ صرف مذمت کرتے ہیں اور ایسے لوگوں کے رویے کو مبنی بر انحراف سمجھتے ہیں بلکہ صراحتاً کہتے ہیں کہ ان کا رویہ مسلکِ اہلِ حدیث کے صریحاً مخالف ہے اور نہ ہی یہ لوگ کسی طور اہلِ حدیث کی نمائندگی کے حق دار ہیں۔

❸ مسلکِ اہلِ حدیث اسلام کی اس حقیقی شکل کا نام ہے جو کتاب وسنت کے درست فہم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقیدہ ومنہج پر مبنی ہے۔ یہ مسلک جہاں ایک طرف تقلید وجمود کا مخالف ہے، وہیں دوسری طرف فکری انارکی اور عقل پرستی کی بے لگام آزادی کا بھی قائل نہیں۔ بلکہ اسے منہج سلف صالحین کا پابند کرتا ہے۔ اہلِ حدیث کی حقانیت اس بات میں مضمر ہے کہ اس کا انتساب کسی شخصیت یا علاقے کی طرف نہیں بلکہ براہِ راست کلام اللہ اور حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے۔ یہ مسلک افراط وتفریط کے درمیان ایک ایسا متوازن راستہ ہے جو امت کو گروہ بندیوں سے نکال کر وحدت کی حقیقی اساس فراہم کرتا ہے۔

التاریخ ٢٦-٤-٢٠٢٦ الرقم ٣

فرقہ پرستی سے دوری کے دھوکے میں کتاب وسنت کی اس ٹھوس بنیاد سے لاتعلقی ظاہر کرنا یا اس لقب کے استعمال سے کراہت وتنفر انسان کو فکری طور پر لاوارث کر دیتی ہے، جہاں وہ ہر نئے اٹھنے والے فتنے کا آسان شکار بن جاتا ہے اور حق کی منزل اس سے روز بروز اوجھل ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہم بعض لوگوں کے اس رویے کی پرزور مذمت کرتے اور اسے نادرست سمجھتے ہیں جو اس امتیازی لقب سلفیت اور اہلِ حدیث کے استعمال سے بغض وکراہت پر مبنی ہے اور عوام کے سامنے اس کی دعوت دیتا پھرتا ہے۔ سلفیت اور مسلک اہلِ حدیث ایک ہی فکر کے دو نام ہیں، مسلک اہلِ حدیث سے بیزاری اختیار کر کے سلفیت کا دعویٰ محض دھوکا ہے۔

علمائے اہلِ حدیث کا یہ نمایندہ اجتماع عوام الناس اور نوجوانوں کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ آپ کی توجہات کا مرکز اور ساری کوششوں کا محور مسلکِ اہلِ حدیث کی ہر سطح پر اشاعت ہونا چاہیے اور دیگر تحریکی جماعتوں اور ان کے مفکرین کے پیچھے چلنے کے بجائے دعوتی، تنظیمی اور سیاسی لحاظ سے بھی اسی مسلک کے پلیٹ فارم سے کام کرنا چاہیے، کیونکہ دیگر وقتی تحریکوں اور سیاسی جماعتوں میں جانے سے دعوتِ توحید کا جذبہ ماند پڑ جاتا اور اتباعِ سنت پر کاری ضرب لگتی ہے جو ایک موحد کے لیے کسی طور گوارہ اور قابلِ قبول نہیں۔

❹ موجودہ دور میں ''فرقہ واریت سے بیزاری'' ایک ایسا خوشنما نعرہ اور فیشن بن چکا ہے جس کی آڑ میں کتاب وسنت کی ٹھیٹھ اور اساسی تعبیر سے پیچھا چھڑایا جا رہا ہے۔ ہم واضح کرتے ہیں کہ فرقہ واریت کی مذمت کا مقصد ''منہجِ سلف'' سے انحراف یا حق سے لاتعلقی ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ منہجِ سلف کے مطابق کتاب وسنت کی اتباع ہی مسلکِ اہلِ حدیث کی روح اور امتیاز ہے۔ جو لوگ فرقہ واریت کے خوف سے اس شاہراہِ مستقیم ''اہلِ حدیث'' کو چھوڑ رہے ہیں جس کی بنیاد خالص وحی پر ہے، وہ درحقیقت ایک ایسی کنفیوزڈ شخصیت بن رہے ہیں جو باطل کے لیے تر نوالہ ثابت ہو گی۔ فرقوں سے بیزاری کا واحد شرعی طریقہ یہ ہے کہ ان تمام انسانی فلسفوں کو ترک کر کے ''مرکزِ وحی'' سے رشتہ جوڑا جائے، نہ کہ وحی کی مستند تعبیر ہی سے بیگانگی اختیار کر لی جائے۔

اس لیے ہم ایسے لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں جو علانیہ اہلِ حدیث اور سلفیت کے پاکیزہ القاب کا تمسخر اڑاتے یا اس سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس غلط روش کو ترک کریں۔ اور عوام الناس کو بھی نصیحت کرتے ہیں کہ جو لوگ مسلکِ اہلِ حدیث یا علمائے اہلِ حدیث پر طعن وتشنیع کا شیوہ اپنائے ہوئے ہیں ایسے منحرفین سے دور رہیں۔ اور اگر ایسے غلط کار لوگوں نے کوئی پلیٹ فارم یا ادارہ تشکیل دیا ہوا ہے تو اس میں شرکت اور تعاون سے گریز کریں اور نہ ایسے مسلک بیزار لوگوں کو اپنے پلیٹ فارم پر مدعو کریں کہ وہ اپنے مداہنت اور احساس کمتری پر مبنی افکار کو عوام اہلِ حدیث میں پھیلاتے پھریں اور انہیں مسلکِ اہلِ حدیث سے برگشتہ کرنے کا موجب ہوں۔ ایسے لوگوں کا ساتھ دینا اور ان سے کسی قسم کا تعاون کرنا قطعاً روا نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Fatwa & Scientific Research Council

Board Of Heirs Of The Prophets

لجنة الإفتاء والبحث العلمي

هيئة ورثة الأنبياء

فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

Qur'aan College & Islamic Training Institute

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

التاریخ ٢٦-٤-٢٠٢٦ ..... الرقم ٤

❺ مسلک اہلِ حدیث اس بات کا داعی ہے کہ اپنی پوری زندگی کو کتاب وسنت کے مطابق اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقۂ حیات کے مطابق استوار کیا جائے۔ بعض لوگ اپنی لاعلمی اور کوتاہ نظری کی بنیاد پر مسلک اہل حدیث کو صرف بعض امتیازی مسائل تک محدود کر دیتے ہیں، جبکہ اہلِ حدیث کی دعوت: عقائد وافکار، فقہ وشریعت، اخلاق وکردار، سیاست وحکومت، تبلیغ واصلاح اور روحانیت وسلوک سمیت تمام مسائل کو نصوصِ شرعیہ اور منہجِ صحابہ کے تابع رکھنے کی ہے۔ یہی جامعیت اس مسلک کی امتیازی شان ہے۔

لہٰذا تمام اشخاص وتنظیمات کو چاہیے کہ اسی جامع دعوت کو اپنا نصب العین بنائیں اور اپنے قول وکردار میں ہمیشہ اسی کی پابندی کریں۔ کیوں کہ ان تمام امور میں کسی بھی مسئلے کی مخالفت درحقیقت مسلک اہلِ حدیث سے تصادم اور راہ حق سے دوری ہے جو بہر صورت قابلِ مذمت ہے۔ یہاں یہ حقیقت مدنظر رکھنی چاہیے کہ اگر کوئی شخص یا گروہ مذکورہ بالا بعض مسائل میں تو مسلکِ سلف پر چلتا ہے مگر دیگر مسائل میں من مانی کرے یا دوسری جماعتوں کے ایجنڈے پر چلے تو یہ حقیقت میں مسلکِ اہلِ حدیث سے دوری ہے جس سے ہر متبع سنت کے لیے احتراز کرنا ضروری ہے۔ ہمارے پاس یہی وہ واحد کسوٹی ہے جس سے کھرے کھوٹے کی پہچان اور مسلکِ سلف سے وابستہ فرد اور منحرف شخص میں خطِ امتیاز کھینچا جا سکتا ہے۔

❻ تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا مرکزی نقطہ توحید کی اشاعت، ردِ شرک اور سنت پر مبنی تزکیہ وتعلیم رہا ہے۔ مسلکِ اہلِ حدیث اسی نبوی شاہراہ پر گامزن رہتے ہوئے عقیدے کی پختگی اور منہج کی درستی کو جملہ اصلاحی کوششوں کی بنیاد قرار دیتا ہے۔ ہم انحرافی افکار کی حامل اخوانی تنظیموں اور ''سیاسی تحریکی فکر'' کو منہجِ سلف کے منافی سمجھتے ہیں جس کے نزدیک دین محض ایک سیاسی نظام کا نام ہو اور جہاں اثباتِ توحید اور ردِ شرک جیسے اساسی تقاضوں کو ثانوی حیثیت دے کر پس پشت ڈال دیا جائے اور ساری کوششیں صرف حصولِ اقتدار پر صرف کی جائیں۔ اپنی دعوت کا محور و مرکز ''توحیدِ الوہیت'' کے بجائے ''حاکمیت'' کو بنا لینا دعوتِ انبیاء سے صریح انحراف اور کتاب وسنت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔

توحید وسنت، ردّ شرک وبدعت سے کٹی ہوئی ہر دعوت اقتدار کی ہوس تو ہو سکتی ہے، دینِ اسلام کی حقیقی خدمت ہرگز نہیں۔ اس لیے ہم جہاں ایک طرف پاکستان میں دینی مصالح کے تحفظ کی خاطر دینی قوتوں کی سیاسی کوششوں کی تائید وتحسین کرتے ہیں اور ملکی سیاست سے مکمل کنارہ کشی کو عاقبت نااندیشی سمجھتے ہیں، وہیں توحید وسنت کی دعوت، کتاب وحکمت کی تعلیم وتدریس اور تبلیغ واشاعت کو پسِ پشت ڈال کر ساری کوششیں سیاست کی نذر کر دینے کو بھی راہِ حق سے ہٹا ہوا سمجھتے ہیں اور اپنے افراد و جماعات کو اس رویے سے اجتناب کی تلقین کرتے ہیں۔

موجودہ دور کے پیچیدہ اندرونی و بیرونی چیلنجز کا تقاضا ہے کہ اہل السنہ کے تمام مکاتبِ فکر کے درمیان مشترکہ امور میں اتحاد کو فروغ دیا جائے، یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ تاہم ہمارا یہ اصولی موقف ہے کہ اپنے علمی ومنہجی تشخص کو مٹا کر، یا ''توحید وسنت'' کے اساسی تقاضوں پر سمجھوتہ کر کے کی جانے والی کوئی بھی کوشش حقیقی اصلاح نہیں بلکہ فکری پسپائی ہے۔ عقیدے کی بنیادوں میں لچک پیدا کرنا امت کو اتحاد نہیں، بلکہ مزید سنگین فکری انارکی کی طرف دھکیلنا ہے۔ ہمارا اتحاد عارضی مصلحتوں کے بجائے ''اصولوں کے احترام'' پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہم باہمی رواداری کے قائل ہیں لیکن دین کے اساسی معاملات میں مداہنت کو ناروا سمجھتے ہیں۔

Qur'aan College & Islamic Training Institute

Idara tul Islah Trust, Phool Nagar, Distt. Kasur, Pakistan

www.dar.com.pk www.facebook.com/dar_pk-108275298147969 www.instagram.com/dar.com.pk

wa.me/03001215327 twitter.com/darcompk t.me/dar_pk وارثین علوم نبوت ہیلپ لائن 0300-1215327

التاریخ ٢٦-٤-٢٠٢٦ الرقم ٥

❼ حکمرانوں کے خلاف خروج، جذباتی نعرہ بازی پر مبنی تکفیری رجحانات اور سطحی سیاسی ایجنڈے اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دور ہیں۔ یہ طرزِ عمل امت میں انتشار تو پیدا کر سکتا ہے، اصلاح نہیں۔

علمائے اہلِ حدیث کا یہ نمائندہ اجتماع یہاں یہ تنبیہ کرنا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ اگر کوئی شخص عام اہلِ حدیث افراد کے درمیان عرب وعجم کی تحریکی وتکفیری فکر کی اشاعت کرتا ہے، اس فکر کے بانیوں کو بطور عالم ومفکر پیش کرتا اور ان کی مدح سرائی میں رطب اللسان رہتا ہے، ان کے لٹریچر کو پھیلاتا اور ترجمے کر کے نشر کرتا ہے، ایسا شخص قطعاً اہلِ حدیث نہیں ہے۔ طلبہ وعلماء کا فرض ہے کہ ایسے شخص کے افکار سے دور رہیں اور عوام الناس کو بھی تنبیہ کریں کہ یہ طریقہ کار قطعی طور پر دعوت اہلِ حدیث کے منافی ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔ اس سلسلے میں مجلّہ ''ایقاظ'' وغیرہ جیسا لٹریچر اور اس کے داعی کے افکار کسی طور سلفیت اور اہلِ حدیث کی نمائندگی نہیں کرتے۔ عوام الناس اور طلبہ علم ہمیشہ یہ بات ذہن نشین رکھا کریں کہ اسی شخص کو اپنا راہنما بنائیں جو علومِ شرعیہ سے آراستہ ہو اور علمائے اہلِ حدیث سے اخذ واستفادہ کا تعلق رکھتا ہو، انھیں کی مجالس میں نظر آتا ہو اور اکابر علمائے اہلِ حدیث کا اسے اعتبار حاصل ہو۔

❽ امریکہ واسرائیل کے انسانیت سوز ناجائز حملے ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہیں۔ تاہم یہاں ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ فلسطین کا دفاع اور وہاں کے مظلوم مسلمانوں کی ہر ممکن حمایت امتِ مسلمہ پر ایک عظیم قرض اور فرض ہے۔ ہم عالمی طاقتوں کی جانب سے کی جانے والی کھلی جارحیت، غنڈہ گردی اور دوہرے معیار کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ ''دفاعِ قدس'' کا مقدس عنوان کسی بھی گروہ کو ارضِ حرمین شریفین (سعودی عرب) کے خلاف جارحیت پر مبنی مذموم کارروائیوں یا وہاں کے امن کو غارت کرنے کا لائسنس فراہم نہیں کرتا۔ ہم اس نعرے کی آڑ میں روافض کے Proxies پر مبنی سیاسی کھیل یعنی نام نہاد محور مقاومت (Axis of Resistance) کے تحت کی جانے والی کارروائیوں اور مقدس سرزمین پر حملوں کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

قبلۂ اول کی آزادی کا راستہ حرمین شریفین کی بے حرمتی یا وہاں عدمِ استحکام پیدا کرنے سے نہیں نکلتا۔ جو لوگ دشمنانِ صحابہ کے ایجنڈے کی تکمیل کے لیے فلسطین کو بطور ڈھال استعمال کر رہے ہیں، وہ درحقیقت امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے ذمے دار ہیں۔ ہم قیامِ امن اور مسئلہ فلسطین کے پائیدار حل کے لیے ریاستِ پاکستان کی سفارتی کاوشوں اور بین الاقوامی فورمز پر دوٹوک موقف کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ پاکستان کا ہر شہری مظلوم فلسطینیوں کے ساتھ کھڑا ہے۔

❾ ہم اس امر پر زور دیتے ہیں کہ سوشل میڈیا پر برپا فکری انارکی کا علاج گالی گلوچ، تمسخر یا شخصی تضحیک میں نہیں، بلکہ مدلل، شائستہ اور باوقار گفتگو میں ہے۔ باطل کا رد کرتے ہوئے بھی زبان وقلم کی عفت کو برقرار رکھنا منہجِ سلف کا خاصہ ہے۔ علمی مسائل کو عوامی تمسخر کا ذریعہ بنانا اور فتنہ پرور کلپس کے ذریعے انتشار پھیلانا دعوتِ حق کی روح کے منافی ہے۔ لہٰذا جب کسی مسئلے میں اختلاف ہو جائے یا کوئی نیا حادثہ رونما ہو، تو ہر شخص اپنی

رائے دینے کے بجائے شرعاً اس بات کا پابند ہے کہ وہ علماء کی طرف رجوع کرے اور ان سے راہنمائی کا خواستگار ہو۔ علمائے دین سے تعلق واستفادہ دور حاضر میں جدید فتنوں سے بچاؤ کا محفوظ ترین راستہ ہے۔ "فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ" "تو اہل علم سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے۔" (النحل:43)

علمائے اہلِ حدیث کا یہ نمایندہ اجتماع نصیحت کرتا ہے کہ جو شخص شرعی علم سے آراستہ نہیں ہے اور اس نے علماء و اساتذہ سے دینی علم کی تحصیل نہیں کی، اس کے لیے قطعاً جائز نہیں ہے کہ ہر حادثے میں بولتا اور لکھتا پھرے، اسی طرح عام افراد اور نوخیز طلبہ کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ شرعی راہنمائی کے لیے صرف علماء کے بابِ عالی پر دستک دیں اور ہمیشہ انہی سے مستفید ہوں، کسی ایسے شخص کی رائے سے متاثر ہوں نہ اسے اپنا پیشوا بنائیں جو علومِ شرعیہ سے ناواقف ہے اور اس نے براہِ راست راسخ العلم واکمنہج اہلِ علم سے تعلیم نہیں پائی۔ کیوں کہ تمام تر انحرافات کی بنیاد ہی علم شرعی کے بغیر رائے زنی کرنا ہے جو قرآنِ مجید میں شرک سے بھی بدتر جرم قرار دیا گیا ہے اور حدیثِ نبوی ﷺ میں اسے قیامت کی نشانی اور ضلالت وانحراف کا سبب بتایا گیا ہے۔

⑩ علمائے اہلِ حدیث پاکستان کا یہ نمایندہ اجتماع نصیحت کرتا ہے کہ جو افراد سوشل میڈیا اور پبلک فورمز پر علماء و مشائخ سے ہٹ کر آئے روز شاذ آراء پھیلاتے اور باہم مخاصمت کا ارتکاب کرتے ہیں جس سے حاملینِ مسلکِ اہلِ حدیث کے مابین نفرتیں بڑھتیں اور دعوتِ اہلِ حدیث کو نقصان پہنچتا ہے، وہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنے اس رویے پر نظرِ ثانی کریں اور یہ عادت بنائیں کہ ہمیشہ اکابر اہلِ علم سے مستفید ہو کر انہی کی اجتماعی آواز سے ہم آہنگی اختیار کریں۔ تاکہ آئے روز کے باہمی جھگڑوں کا خاتمہ ممکن ہو اور آپسی بھائی چارہ کی فضا قائم ہو سکے۔

یہاں ہم اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں کہ ان جھگڑوں اور مخالفانہ رویوں کے سدِ باب میں ہماری جماعتوں اور اداروں کو بھی اپنی ذمے داری محسوس کرنی چاہیے کہ اگر کوئی شخص اس ضابطۂ اخلاق کی پابندی نہیں کرتا اور مسلسل مخالفت کر رہا ہے تو پہلے اسے تنبیہ و سرزنش کریں، اور اگر باز نہ آئے تو اسے اپنا پلیٹ فارم قطعاً نہ استعمال کرنے دیں، بلکہ تادیبی کارروائی کرتے ہوئے اسے اپنی نمائندگی و کارکنی سے معزول کر دیا جائے، تاکہ ہماری جماعتوں و اداروں کا وقار بھی محفوظ رہے اور افرادِ مسلک کے مابین مخاصمانہ رویوں کا قلع قمع کیا جا سکے۔

دستخط مفتیان کرام

نمبر شمار	مفتیان کرام	دستخط	نمبر شمار	مفتیان کرام	دستخط
1	فضیلۃ الشیخ حافظ محمد شریف حفظہ اللہ	محمد شریف	2	ڈاکٹر عبدالرحمن یوسف حفظہ اللہ	[signature]
3	الشیخ محمد یاسین ظفر حفظہ اللہ	[signature]	4	فضیلۃ الشیخ غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ	غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری
5	فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ	جاوید	6	الشیخ محمد سلفی حفظہ اللہ	[signature]

التاريخ .... الرقم ....

7	حافظ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ	[illegible]	8	فضیلۃ الشیخ عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ	[illegible]
9	الشیخ خلیل الرحمٰن جاوید حفظہ اللہ	[illegible]	10	الشیخ ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ	[illegible]
11	فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر احمد دین حفظہ اللہ	[illegible]	12	فضیلۃ الشیخ محمد شفیق مدنی حفظہ اللہ	[illegible]
13	ڈاکٹر عبید الرحمٰن محسن حفظہ اللہ	[illegible]	14	الشیخ عبدالحمید عامر حفظہ اللہ	[illegible]
15	ڈاکٹر محمد اجمل بھٹی حفظہ اللہ	[illegible]	16	الشیخ عتیق الرحمٰن علوی حفظہ اللہ	[illegible]
17	ڈاکٹر محمد صارم حفظہ اللہ	[illegible]	18	ڈاکٹر حافظ مسعود اظہر حفظہ اللہ	[illegible]
19	ڈاکٹر ابو یحییٰ نورپوری حفظہ اللہ	[illegible]	20	الشیخ شاہد رفیق حفظہ اللہ	[illegible]
21	فضیلۃ الشیخ خاور رشید بٹ حفظہ اللہ	[illegible]	22	الشیخ محمد احمد صدیق حفظہ اللہ	[illegible]
23	الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ	[illegible]	24	الشیخ محمد عرفان حفظہ اللہ	[illegible]
25	الشیخ محمد اختر صدیق حفظہ اللہ	[illegible]	26	الشیخ عبدالرؤف حفظہ اللہ	[illegible]
27	الشیخ محمد ابراہیم مدنی حفظہ اللہ	[illegible]	28	ڈاکٹر ریاض عاقب حفظہ اللہ	[illegible]
29	الشیخ محمد طاہر مدنی حفظہ اللہ	[illegible]	30	حافظ ارشد محمود حفظہ اللہ	[illegible]

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ
مسعود عالم

مشرف نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
ارشاد الحق اثری

رئیس
حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
[illegible]